ناقدین معاویہ کا انجام

یہودی و سبائی پروپیگنڈہ کی زبردست یلغار نے مسلمانوں کو اپنے ہیروز کی یاد سے محروم کر دیا ہے۔ آج کے مسلمانوں کو کرشن، رام چندر اور گرو نانک کا نام تو یاد ہے۔ لینن، سٹالن، ماؤزے تنگ، ابراھم لنکن، جارج واشنگٹن، چرچل، چیمبرلین، مارکس اور اینگلز کو تو جانتے ہیں مگر نہیں جانتے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ یہی پروپیگنڈہ اور سازش ہے کہ زانیوں، شرابیوں، بدمعاشوں، کفر و شرک، دہریت اور ارتداد کے مجسموں سے تو قوم آشنا ہے مگر وہ محسن شخصیت جس کے دم قدم سے اسلام کی بہار آئی، اس سے قوم کو ناآشنا کر دیا۔

میں ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ کو عبادت سمجھتا ہوں۔ ہمارے اس عمل کو جو بدعت کہتا ہے وہ جھوٹ بکتا ہے۔ اگر ابوبکر و عمر، عثمان و علی، حسن و حسین کا تذکرہ بدعت نہیں تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی یاد بدعت کیسے؟ صحابہ کرام، سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کا پرتو ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے گا تو اُن کے اصحاب کا نام بھی ساتھ آئے گا۔ ورنہ تو معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنا بھی بدعت ہوگی؟ میں کہتا ہوں نہ وہ بدعت ہے نہ یہ بدعت۔ بدعت تو یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی مسئلہ گھڑ لیں اور اس بدعت پر بعض دیوبندی اور بریلوی عموماً کاربند ہیں۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو جلیل القدر صحابی ہیں۔ جس شخص نے ایمان کی حالت میں ایک منٹ کے لئے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھا وہ مسلمانوں کا سردار ہے۔ دنیا کے بڑے سے بڑے ولی کی تمام عمر کی عبادت و ریاضت کسی بھی صحابی کی صرف اسی ایک منٹ کی عبادت کے سامنے ہیچ ہے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو پروردگار عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کے کئی سال عطاء فرمائے۔ آخری دو سال تو علانیہ ہیں۔ جیسے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے غزوۂ بدر کے بعد خفیہ طور پر اسلام قبول کیا اور فتح مکہ کے موقع پر ظاہر کیا بالکل اسی طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور والدین سے خفیہ اسلام قبول کیا۔ پھر عمرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے ساتھ شریک رہے۔ لیکن فتح مکہ کے موقع پر آئے تو اکیلے نہیں.... اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو بھی ساتھ لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اپنا اسلام ظاہر کر دیا۔

جو لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت کی آڑ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہیں وہ اتنا سوچ لیں کہ روز محشر اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جانا پڑا اور آپ نے اتنا فرما دیا کہ تم میرا کلمہ پڑھ کر میرے ہی دوستوں کو بُرا کہتے تھے۔ تم کو شرم نہ آئی؟ علی رضی اللہ عنہ میرا داماد اور معاویہ رضی اللہ عنہ میرا سالا تھا۔ تمہیں کس ابلیس نے کہا تھا کہ ان میں فرق کرو؟ تو پھر سوچ لو! اس کا کیا جواب دو گے؟ اس وقت تم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔ اور پھر تمہیں اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا؟...... فاعتبروا یا اولی الابصار

اقتباس خطاب: جانشینِ امیر شریعت، سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ

تقریب یومِ معاویہ، ۲۲، رجب، ۱۳۹۸ھ، ۲۹ جون ۱۹۷۸ء، وحاڑی